© rasailojaraid.com

سات کمروں کے اندر بند ہوکر کوئی نیکی یا بدی کرے، اللہ تعالیٰ اس کی نیکی یا بدی کو ظاہر کرے گا۔ اس کی تصدیق کلام الٰہی سے ہوتی ہے: ﴿وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ۝﴾ [ابن کثیر عن ابن ابی حاتم بسند حسن] اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اس سے آسمانوں یا زمینوں میں کوئی ذرہ مخفی نہیں۔ لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ خلوت وجلوت ہر جگہ اچھے کام کریں اور برائی سے مکمل اجتناب کریں تاکہ راز فاش ہونے پر رسوائی اور عذاب الٰہی کا سامنا نہ ہو۔ خلوت میں برائی کرنے والوں کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کھینچا ہے: ﴿يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ......﴾ [النساء ۱۰۸] ''لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے، جبکہ وہ ان کے ساتھ ہی ہوتا ہے، جب وہ راتوں کو اللہ کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں۔ اس وقت بھی اللہ ان کے پاس ہوتا ہے اور ان کے تمام اعمال کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔'' [ابن کثیر، ابن العثیمین، أحسن البیان]

فائدہ نمبر۲۲: ﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا﴾ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ گائے کا کوئی حصہ مقتول کو مارو۔ اس ''حصے'' کے بارے میں قرآن وسنت میں کوئی وضاحت نہیں ہے۔ علمائے محققین کہتے ہیں کہ بعض مفسرین کی طرف سے اس مبہم حصے کی تعیین کی کوشش میں تکلف ہے۔ اس کی تحدید میں کوئی دینی فائدہ بھی نہیں ہے۔ اگر فائدہ ہوتا تو شریعت میں اس کی وضاحت ضرور ہوتی۔ طالب علموں کو قصے کے اصل مقصد اور عبرت کی طرف توجہ مرکوز رکھنا چاہیے۔ [ابن کثیر، الشوکانی، ابن العثیمین]

فائدہ نمبر۲۳: اس واقعے میں اکثر مفسرین نے اسرائیلی روایات پیش کی ہیں، جن کے بارے میں حدیث: ''**حَدِّثُوا عن بني إسرائيل ولا حرجَ**'' [أبوداؤد ۳۶۶۴، أحمد ۱۰۱۳۴ وصححه الأرنؤط] وارد ہوا ہے۔

شیخ سعدی کہتے ہیں: اسرائیلی روایات الگ انداز میں بیان کرنا تو جائز ہے، لیکن یہ روایات ان انبیاء کرام سے ثابت نہیں ہیں۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے ان کی علمی حیثیت کو واضح فرمایا ہے: ''**لا تصدقوا أهلَ الكتابِ ولا تكذبوهم**'' [البخاري ح: ۴۴۸۵، ۷۳۶۲] کیونکہ ان کے ثبوت میں واضح شک ہے۔ جبکہ قرآن مجید اپنے الفاظ اور معانی میں قطعی الثبوت ہے۔ اس لیے ان مجہول روایات کے ذریعے کتاب الٰہی کی تفسیر نہیں کرنی چاہیے۔ اکثر کتب تفسیر میں اس طرح کی روایات ان مصنفین کی طرف سے اس حقیقت سے چشم پوشی کی وجہ سے آئی ہیں۔ [السعدي]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درس حدیث شریف

فضائل وآداب رمضان شریف

ابومحمد عبدالوہاب خان

عن أبي هريرة ﷺ قال قال رسول اللهِ ﷺ :" قال اللّٰهُ تعالىٰ: كلُّ عملِ ابنِ آدمَ لهُ إلا الصومَ، فإنّهُ لي وأنا أجزي به، والصيامُ جُنَّة، فإذا كان يومُ صومِ أحدِكمْ فلا يرفثْ ولا يصخبْ، فإن سابَّهُ أحدٌ أو قاتلَهُ فليَقلْ إني امرؤٌ صائِمٌ، والذي نفسُ محمدٍ (ﷺ) بيدِهِ لَخلوفُ فمِ الصائمِ أطيبُ عِندِ اللّٰهِ مِن ريحِ المسكِ، للصائمِ فرحتان يفرحهما: إذا أفطرَ فرِحَ بفطرِهِ وإذا لقي ربَّهُ فرِحَ بصومِهِ. "

تخریج: صحيح البخاري ١٩٠٤، ٥٩٢٧، صحيح مسلم ٢٧٦٠، ٢٧٦٢، النسائي ٢١٨٦-٢١٨٨، ٢٢١٦، والكبرىٰ ٢٥٣٧، ابن ماجه ١٦٣٨، صحيح ابن خزيمة ١٨٩٦، صحيح ابن حبان ٣٤٢٣، مسند البزار ٧٧٢٣، مسند أبي يعلى ٥٩٤٧، ابن أبي شيبة ٨٩٨٧

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے: آدمی کا ہر عمل اسی کے لیے ہے؛ سوائے روزہ کے، جو یقیناً میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا ثواب عطا فرماتا ہوں۔ روزہ ڈھال ہے؛ پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو، تو اسے فحش گوئی اور شور وغل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر کوئی اس سے گالم گلوچ پر اتر آئے یا لڑنے لگے تو اسے صاف کہہ دے: یقیناً میں روزہ دار شخص ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے مبارک ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، بلاشبہ (معدہ خالی ہونے کی وجہ سے) روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ پاک کے نزدیک کستوری سے بڑھ کر عمدہ شمار ہوتی ہے۔ روزہ دار کے لیے خوشی کے دو خاص مواقع ہیں: افطاری کرنے پر اسے خوشی ہوتی ہے، اور جب اپنے رب کے سامنے پیش ہوگا تو اپنے روزے پر اسے بڑی خوشی حاصل ہوگی۔"

شرح: کل عمل ابن آدم له: انسان کا ہر عمل اسی کے لیے ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر عمل کی قبولیت پر کس قدر ثواب ملے گا، اس کی وضاحت کردی گئی ہے۔ یہ مفہوم بعض روایات سے واضح ہوتا ہے: "يُضاعف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الحسنةُ عشرَ أمثالِها إلى سبعمائةِ ضعفٍ" [صحیح مسلم ۲۷۶۳، ابن ماجه ۱۶۳۸] یعنی ہر نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھتا ہے۔ اس کی بیشی کا انحصار اندرونی طور پر انسان کی خشوع وخضوع کی کیفیت اور بیرونی طور پر دعوت اسلام کی راہ میں اس عمل کی اہمیت وضرورت اور درپیش رکاوٹوں پر ہوتا ہے۔

أنا أجزي به: میں ہی اس کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ یعنی روزہ کی قبولیت پر اس کا ثواب مذکورہ بالا مقدار سے مقید نہیں، بلکہ رب العزت خود اپنی شان کریمی کے مطابق (بے تحاشا) عطا فرمائے گا۔

جُنَّة: ڈھال۔ یعنی خلافِ تقویٰ امور سے اجتناب کا مؤثر ذریعہ ہے۔

فلا یرفث: رفث یرفُثُ و یَرفِثُ: فحش گوئی اور خاص طور پر جماع سے متعلق بات کرنا۔

ولا یصخب: صَخِبَ یَصْخَبُ صَخَبًا: شور مچانا، جو کہ سنجیدگی اور مروت کے خلاف عمل ہے۔

خلوف: أخْلَفَ بو کا بدلنا یا خراب ہونا۔ خلوف خالی معدے سے آنے والی ناگوار بو کو کہتے ہیں۔

المِسْک: کستوری، یہ ایک خاص قسم کے ہرن کی ناف سے حاصل ہونے والا اعلیٰ عطر ہے۔

فَرْحَة: خوشی، جو افطاری کے موقع پر روزے کی تکمیل اور غالبًا قبولیتِ دعا کی وجہ سے اور رب تعالیٰ کے سامنے پیشی کے موقع پر اجر وثواب کی کثرت کی وجہ سے حاصل ہوگی۔

تمہید: فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ [النحل: ۱۸] "اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو، تو ان کی گنتی ہی مکمل نہیں کر سکو گے۔" اللہ تعالیٰ کی اَن گنت نعمتوں میں سے مقصدِ تخلیق یعنی عبادت الٰہی کی رہنمائی بھی بہت بڑی نعمت ہے، جس کے ذریعے ہم اپنے منزل مقصود "جنت" کو حاصل کر سکتے ہیں۔

"**رمضان شریف**" کا مبارک مہینہ خیر وبرکات اور اطاعت وعبادت کا زرین موقع فراہم کرتا ہے۔ جس میں عبادت کی بہت ساری اقسام ادا کی جاتی ہیں۔ ہمیں نعمتِ رمضان کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے روزوں کو شرف قبولیت کے لائق بنانے کی خاطر ہر ممکن جدوجہد کرنی چاہیے، جس طرح ہمارے امام اعظم ﷺ اور اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم نے کر کے دکھائی ہے۔

فضل صیام رمضان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○﴾ [البقرة: ۱۸۳] یہ اطاعت الٰہی اور اتباعِ سنت نبوی کا عظیم موسم ہے، جس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ رب العزت اجروثواب اورخوب بخشش عطا فرماتا ہے، اور ہر طلب گار کے لیے بھلائی کے دروازے کھول دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''إذا جاءَ رمضانُ فُتِحتْ أبوابُ الجنةِ وغُلِّقتْ أبوابُ النّارِ وصُفِّدَتِ الشياطِيْنُ'' [البخاري ح:١٨٩٨، مسلم ح:٢٥٤٧ عن أبي هريرة ﷺ] ''جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ لیا جاتا ہے۔''

اعمالِ صالحہ کی کثرت ''جنت'' کی کنجیاں کھول دیتی ہے، بعض روایات میں ''آسمان'' کے اور بعض میں ''رحمت'' کے دروازے کھولے جانے کا ذکر ہے۔ اہل اسلام میں گناہگاری کا گراف نیچے گرنے سے جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ کر باندھ لیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ دیگر مہینوں کی طرح متحرک نہیں ہوسکتے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر اس مہینے میں تین پہلوؤں سے احسان عظیم فرمایا ہے:

(۱) ایسی عبادتیں مقرر فرمائیں، جو گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کے باعث ہوتے ہیں۔

(۲) اہل اسلام کو ایسے اعمال کی خاص توفیق عطا فرماتا ہے، جس کے بغیر ہم ان احکام کو بجا نہ لاسکتے تھے۔

(۳) روزے پر بے حساب اجروثواب کا فضل عطا فرمانے کی بشارت سے نواز دیا۔

یقیناً زندگی میں رمضان المبارک کو پانا بہت بڑی نعمت ہے، ہم پر لازم ہے کہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے برائی کی گندی وادی سے نیکی کی پاکیزہ شاہراہ کی جانب پلٹ آئیں۔ غفلت اور لہو ولعب سے متنفر ہوکر تلاوت اور ذکر الٰہی کی جانب لوٹ آئیں۔ فرمانِ نبوی ہے: ''ويـنـادِي فيه مَلكٌ: يا باغيَ الخيرِ أقبِلْ ويا باغيَ الشّرِّ أقْصِرْ، حتى يَنقضِيَ رمضانُ'' [الترمذي ح:٦٩٢ وصححه الألباني، النسائي ٢١٠٧، ابن ماجه ١٦٤٢، أحمد ١٨٨١٧ وصححه الأرنؤط] ''اور اس میں فرشتہ اعلان کرتا رہتا ہے: اے نیکی کے شوقین! آگے بڑھ، اور اے برائی کے طلبگار! رک جا۔ یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ نکل جائے۔''

''مَنْ صامَ رمضانَ إيمانًا واحتسابًا غُفِرَ له ما تقدمَ مِن ذنبِهِ'' [البخاري ح:٣٨، ١٩٠١] ''جس نے رمضان شریف کا روزہ پورے ایمان اور اجروثواب کی امید کے ساتھ رکھا، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔'' یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان، فرضیت روزہ پر خوشی اور اجروثواب کی طلب کے ساتھ روزے کا فریضہ اچھی طرح ادا کرکے تقویٰ شعار بن گیا، تو گناہوں سے پاک صاف ہوجائے گا۔

''الصّلواتُ الخمسُ والجمعةُ إلى الجمعةِ ورمضانُ إلى رمضانَ مكفِراتٌ لما بينهنّ إذا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اجتُنِبتِ الكبائِرُ'' [صحيح مسلم ٥٧٤ عن أبي هريرة ﷺ] ''پانچوں نمازیں، نمازِ جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور رمضان شریف اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں، جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔''

''الصيامُ والقرآنُ يشفعانِ للعبدِ يومَ القيامةِ، يقول الصيامُ: أي ربّ! منعتُه الطعامَ والشهوةَ فشَفِّعْني فيهِ ويقول القرآنُ منعتُه النومَ بالليلِ فشفعْني فيهِ، قال ﷺ: فيُشفَّعَانِ'' [مسند ابن المبارك ٩٦،أحمد٦٦٢٦،شعب الإيمان ١٨٣٩، المستدرك ٢٠٣٦ عن عبدالله بن عمروؓ وصححه على شرط مسلم، وصححه الألباني مشكاة ١٩٦٣] ''روزہ اور قرآن مجید قیامت کے دن بندے کے حق میں شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: ''اے میرے رب! میں نے اسے دن کو کھانے پینے اور شہوت سے باز رکھا، پس اس کے حق میں مجھے شفاعت کی اجازت دیجیے۔'' اور قرآن مجید کہے گا: ''میں نے اسے رات کو سونے نہیں دیا ہے، پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کیجیے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کی سفارش قبول فرمائی جائے گی۔''

''لا يصومُ عبدٌ يومًا في سبيلِ اللّٰهِ إلا باعدَ اللّٰهُ بذلكَ اليومِ النارَ عن وجههِ سبعينَ خريفًا'' [مسلم ح:٢٧٦٧ عن أبي سعيد الخدري ﷺ] ''جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں آتشِ دوزخ کو اس کے منہ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔''

''إنّ للجنةِ بابًا يقالُ له الريَّانُ، يقالُ يومَ القيامةِ: أينَ الصائمون؟ فإذا دخلوا أغلِقَ ذلكَ البابُ'' [البخاري ح:١٨٩٦عن سهل بن سعد ﷺ] ''یقیناً جنت کا ایک مخصوص دروازہ ہے، جس کا نام ہے ''ریّان'' (بہت زیادہ سیراب و مطمئن کرنے والا) روزِ قیامت اعلان کیا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ جب وہ اس میں داخل ہوں گے، تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔''

روزے کی حکمتوں کا بیان

{1} یہ ایک اہم بدنی عبادت ہے۔ بندہ اپنی فطری و نفسیاتی خواہشات کو قربتِ الٰہی کی خاطر ترک کر دیتا ہے۔ تا کہ روزِ قیامت اللہ اکرم الاکرمین کے دارِ کرامت میں بلند مقام حاصل کر سکے۔ اس لیے وہ رب تعالیٰ کے محبوب اعمال کو اپنی محبوب چیزوں پر ترجیح دیتا ہے۔

{2} روزے کا اصل مقصد حصول تقویٰ ہے۔ ''تقویٰ'' کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے ناراض ہوتے ہیں، ان سے بچنا۔ دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے خوش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتے ہیں، ان کو خلوص نیت کے ساتھ ادا کرنا۔ یہی تقویٰ دلوں کا چوکیدار ہے، جو فی الحال روزے کو گناہوں کے ذریعے خراب ہونے سے بچاتا ہے۔اور بقیہ زندگی کو گناہوں سے آلودہ ہونے سے بچاتا ہے۔ یہی وہ ''تزکیہ نفس'' ہے، جس کی خاطر نبی آخرالزمان ﷺ کے بعثت کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی۔ ﴿رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ۝﴾ [البقرة:۱۲۹] ''اے ہمارے رب! ان لوگوں میں ایک رسول مبعوث فرما جو ان پر آپ کی آیات کی تلاوت فرمائے، انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم سے روشناس فرمائے اور ان کے نفوس کو پاک کردے۔ یقیناً آپ ہی غلبہ اور حکمت والے ہیں۔'' اور یہ ''تزکیہ نفس'' رسول اکرم ﷺ کے فرائض منصبی میں اہم مقام رکھتا ہے۔اسی مقصد کے لیے اہل ایمان کی روحیں بے تاب رہتی ہیں۔

روزے اور تقویٰ کا تعلق واضح کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مَن لم يَدَعْ قولَ الزُّورِ والعملَ به والجهلَ فليسَ للهِ حاجةٌ في أن يدَعَ طعامَه وشرابَه'' [البخاري ح:۱۹۰۳ عن أبي هريرة رضي الله عنه] ''جو شخص جھوٹی بات، جھوٹے کام اور جہالت سے نہیں بچتا، اللہ پاک کو اس کے صرف کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' پس مسلمان کو زندگی بھر عموماً اور روزہ کی حالت میں خصوصاً جھوٹی بات، جھوٹے کام اور جہالت سے بچنا ضروری ہے:

(۱) **''جھوٹی باتوں''** میں خطرناک ترین: شرکیہ اذکار و دعائیں، بہتان باندھنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا اور اپنی ذات سے غیر متعلق باتوں میں الجھنا شامل ہیں۔ غیبت اور چغلی اگرچہ سچ ہوتی ہیں؛ لیکن شریعت میں شدید ممانعت کی وجہ سے انہیں بھی شرعاً روزے کی قبولیت میں رکاوٹ ڈالنے والی باتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

(۲) **''جھوٹے کام''** سے مراد دھوکہ دینا، خیانت کرنا، موسیقی یا گانے سننا، حرام چیزوں کو دیکھنا وغیرہ شامل ہیں۔

(۳) {3} روزہ دار کو **''جہالت''** سے بچنا بھی ضروری ہے۔ **جہالت** کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **''جہل ضد علم''**: یعنی شرعی احکام وآداب کے علم سے محروم ہونا۔ پیدائش سے موت تک انسانی زندگی میں عموماً پیش آنے والے مسائل کا علم ہر مسلمان کو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ مثلاً جسے روزے کے احکام کا علم نہ ہو، تو اس سے ایسے کام صادر ہونے کا خطرہ ہے، جن سے روزہ باطل ہو جائے یا قبولیت سے محروم ہو جائے۔

(۲) **''جہل ضد حلم''**: یعنی بے وقوفانہ وغیر سنجیدہ رویہ اختیار کرنا۔ قول وعمل میں خلاف ہدایت راہ اختیار کرنا۔

ان پہلوؤں سے روزے کے تقاضے پورے نہ کرنے والے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"اللہ تعالیٰ کو اس کے صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی غرض نہیں ہے۔"

{4} روزہ دار رمضان شریف میں اتباعِ سنت کی دانستہ تربیت حاصل کرے، تاکہ نہ صرف اس کا روزہ شرف قبولیت سے مشرف ہو، بلکہ آئندہ زندگی میں ہدایت مصطفوی کے مطابق چلنے کی کامیاب کوشش کر سکے۔

{5} روزہ بندے کو عزم صمیم سے مسلح کر کے اپنے رب سے ملاتا ہے۔ وہ روحانی ضروریات کی تکمیل کے لیے جسمانی ضروریات پر قابو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فطری رغبتوں کے بوجھ کو دبانے کا ہنر سیکھتا ہے۔ اس تربیت کی منزل سے کامیابی کے ساتھ گزرنے والا بندہ عقبات ور کاوٹوں کی گھاٹی عبور کرنے کا حوصلہ حاصل کرتا ہے۔ نفس کو پست کر کے اس پر قابو پاتا ہے، اور اسے احکامِ شریعت کے تابع بناتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے نوجوانوں کو شادی ہونے تک بکثرت روزے رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ [متفق علیه]

{6} روزے میں مالداروں کو نعمت کی قدر کرنے کا عملی موقع ملتا ہے۔ اسے چاہیے کہ شکر کرتے ہوئے غریبوں کی حالت کو یاد کرے۔ دردمندوں اور ضعیفوں سے ہمدردی کرے۔ عصر حاضر میں اسلام دشمن طاقتوں کے ظلم وستم کی تاب نہ لا کر زخمی، بیمار اور بے گھر ہونے والے اسلامی بھائی بہنوں کی حالت زار کو یاد کر کے ان کی طرف دست تعاون بڑھائے اور سارے مسلمان؛ اپنے دینی بھائیوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور پر خلوص دعائیں کریں۔

{7} روزے میں بندے کو صحت کے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ کئی بیماریوں کے لیے روزہ نہایت مفید ہے۔ اس سے نظام ہضم کو راحت وسکون حاصل ہوتا ہے۔ اور جسم زائد فضلات سے پاک ہو جاتا ہے۔

ان فوائد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کھانے پینے میں سنت نبوی کے مطابق اعتدال قائم رکھا جائے۔ "ما ملأ آدميٌّ وِعَاءً شرًّا مِن بطنٍ" [ابن ماجه ٣٣٤٩ وصححه الألباني، أحمد ١٧٢٢٥، الحاكم ٧٩٤٥ وصححه ووافقه الذهبي] "آدمی پیٹ سے بدتر کسی برتن کو نہیں بھرتا۔"

اور جن بیماریوں میں روزہ نقصان دہ ہے، ان میں شریعت بندے کو رعایت دیتی ہے۔

{8} روزہ دار کھانے پینے کے امور پر خوب کنٹرول کرتے ہوئے دن بھر سگریٹ، پان، نسوار وغیرہ جملہ منشیات سے پرہیز کرتا ہے۔ اسی کنٹرول کو رات کے وقت بھی جاری رکھ کر انسان رمضان المبارک کی برکت سے زندگی بھر کے لیے ان گندی عادتوں سے بچ سکتا ہے۔ "نهى عَن كلِّ مُسكرٍ ومفترٍ" [أبو داؤد ٣٦٨٨، أحمد ٢٦٦٧٦ عن أم سلمةؓ] "نبی ﷺ نے ہر نشہ آور اور عقل میں فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع کیا۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رمضان المبارک کے استقبال کی تیاری:

روزے کی تیاری کے سلسلے میں درج ذیل احکام کا خیال رکھنا چاہیے:

[1] ماہ رمضان کی تعیین کے لیے شعبان کے ہلال کو دیکھنے کا اہتمام:

فرمانِ نبوی ہے: ''**أحصُوا هلالَ شعبانَ لرمضانَ**'' [الترمذي ٦٨٧ وحسنه الألباني، الدارقطني ٢١٧٤، البيهقي ٨١٩٤، الحاكم ١٥٤٨ عن أبي هريرة ﷺ وصححه على شرط مسلم] ''ماہِ رمضان المبارک کی خاطر ماہِ شعبان کے ہلال کا اہتمام کیا کرو۔''

''**إنّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ كانَ يتحفظُ مِن هلالِ شعبانَ ما لا يتحفظُ مِن غيرِه، ثمّ يصومُ برؤيةِ رمضانَ، فإن غمّ عليه عدَّ ثلاثينَ يومًا ثم صامَ.**'' [أحمد ٢٥٢٠٢ وصححه الأرنؤط، ابن خزيمة ١٩١٠، ابن حبان ٣٤٤٤، البيهقي ٨١٩٣، الحاكم ١٥٤٠ عن عائشةؓ وصححه على شرطهما] ''رسول اللہ ﷺ ماہِ شعبان کے ہلال کا اتنا اہتمام فرماتے جتنا دوسرے مہینوں کا نہ فرمایا کرتے، پھر ہلال رمضان دیکھ کر روزہ رکھ لیتے۔ اگر بادل چھا جاتا تو تیس دن شمار کرنے کے بعد روزہ رکھ لیتے۔''

جو مؤمن رمضان المبارک کے استقبال کی خاطر ماہِ شعبان کے چاند کو دیکھنے کی کوشش کرے گا، وہ خوش نصیب رمضان شریف کے چاند کا اہتمام یقیناً کرے گا۔

[2] رؤیتِ ہلال کی دعا: ''**اللّٰهمَّ أهِلَّهُ علينا باليُمنِ والإيمانِ والسّلامةِ والإسلامِ، ربّي وربُّك اللّٰهُ**'' [الترمذي ٣٤٥١ وحسنه وصححه الألباني، أحمد ١٣٩٧، ابويعلى ٦٦١، عبد بن حميد ١٠٣ عن طلحة بن عبيدالله ﷺ] ''اے اللہ! اسے ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور فرمان برداری کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند!) اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تیرا رب ہے۔''

[3] اخلاص فی الدین: ماہ رمضان المبارک کے روزوں کو رب ذوالجلال کی بارگاہِ اقدس میں شرف قبولیت کے لائق بنانے کا پختہ ارادہ کرنا اور اس کی توفیق کے لیے دعا مانگنا چاہیے۔ رمضان شریف کا مہینہ نصیب ہونے پر اللہ کا شکر بجالانا چاہیے۔ کتنے ہی لوگ موت یا بے بسی ولاچاری کی وجہ سے اس سال روزے کے زریں موقع سے محروم ہو گئے۔ اور کتنے ہی بدنصیب عدم توفیق کی پھٹکار پڑ کر اس نعمت عظمیٰ سے محرومیت کی دلدل میں پھنسے ہیں۔

[4] استقبالِ رمضان کے لیے اسلامی فطرت کے تقاضوں کے مطابق صفائی ستھرائی کا اہتمام بھی ہونا چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آدابِ روزہ:

{1} روزے کے دوران فرض ومسنون عبادات کی خاص پابندی کرنا چاہیے، جن میں سے اہم ترین چیز نماز ہے۔ اسے خشوع وخضوع کے ساتھ مسجد میں باجماعت ادا کرنا مطلوب ہے۔

{2} رمضان شریف کی اولیں عبادت نمازِ تراویح ہے، جو یکم تاریخ کو نمازِ عشاء کے بعد شروع ہوتی ہے۔ نماز تراویح وتر سمیت گیارہ رکعات ہیں۔ مزید نوافل بھی جتنے چاہیں پڑھ سکتے ہیں؛ البتہ سکون واطمینان سے بارگاہِ الٰہی میں قابل قبول نماز ہونی چاہیے۔ مکمل تراویح وتر سمیت امام کی اقتدا میں ادا کرنا ہی شرعی قیام اللیل ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: "إنَّ الرجلَ إذا صلّى معَ الإمامِ حتّٰى ينصرفَ حُسِبَ لهُ قيامُ ليلةٍ" [النسائي ح:١٣٦٤ وصححه الألباني] "جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز پڑھے، اس کے لیے قیام اللیل لکھا جاتا ہے۔"

{3} سحری آخری وقت میں کھانا مسنون ہے۔ سحری کھاتے وقت روزے کی ادائیگی کے لیے تقویت حاصل کرنے کا ارادہ کرنا چاہیے۔

{4} دورانِ روزہ ہر قسم کے حرام اقوال وافعال سے مکمل اجتناب کرنا لازم ہے۔ بندہ اپنے جسمانی اعضاء سے ایسا کوئی کام نہ کرے، جو روزے کی صحت کے لیے نقصان دہ ہو۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی باتوں سے زبان کی حفاظت کرنا چاہیے۔ بیہودہ اور وقت ضائع کرنے والے کھیلوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

{5} حواس خمسہ کی مکمل حفاظت کرنا کہ ان کے ذریعے روزے کو خراب کرنے والی کوئی چیز باہر سے بندے پر اثر انداز نہ ہونے پائے۔ موسیقی وفحش گانا سننے، فضول قصہ کہانیاں پڑھنے اور الیکٹرانک میڈیا پر فلمیں وغیرہ دیکھنے جیسے امور سے پرہیز کرنا چاہیے۔ حضرت جابرؓ کا قول ہے: "إذا صمتَ فليصُمْ سمعُكَ وبصرُكَ ولِسانُكَ عنِ الكذبِ والمحارمِ، ودَعْ أذى الخادمِ، وليكنْ عليكَ وقارٌ وسكينةٌ يومَ صومِكَ، ولا تجعلْ يومَ فِطرِكَ ويومَ صومِكَ سواءً" [مصنف ابن أبي شيبة ٨٩٧٣، شعب الإيمان ٣٣٧٤] "جب تو روزہ رکھے، تو تیرے کان، آنکھ اور زبان کو جھوٹ اور حرام چیزوں سے رک جانا چاہیے۔ خادم کو تکلیف نہ دو۔ روزے کے دن تجھ پر وقار، سکون وسنجیدگی طاری ہونا چاہیے۔ روزے کے دن اور دوسرے دن کو ایک جیسا نہ ہونے دو۔"

{6} تلاوت وتعلیم قرآن: فرمانِ الٰہی ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ اس آیت میں رمضان شریف کو قرآن مجید سے خاص نسبت ثابت فرمایا گیا ہے۔ جس میں اس مبارک مہینے کو علوم قرآنی کے حصول اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تلاوت قرآن کے لیے غنیمت جاننے کی تلقین کا واضح اشارہ ہے۔

{7} سخاوت کا مہینہ: ''كَانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ أجودَ الناسِ، وكانَ أجودَ ما يكونُ في رمضانَ حينَ يلقاهُ جبريلُ عليه السلام، وكانَ يلقَاهُ في كل ليلةٍ مِن رمضانَ فيدارسُهُ القرآنَ، فلَرسولُ اللّٰهِ ﷺ أجودُ بالخيرِ مِن الريحِ المرسلةِ'' [البخاري ح:۱۹۰۲ عن ابن عباس رضي الله عنه] ''اللہ کے رسول ﷺ سب سے بڑھ کر سخی تھے۔ اور آپ ﷺ کی سخاوت میں سب سے زیادہ عروج ماہِ رمضان میں آتا تھا، جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے۔ اور وہ رمضان کی ہر رات ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید سنتے سناتے تھے۔ پس اللہ کے رسول ﷺ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ ہر بھلائی میں سخاوت کرتے تھے۔''

آپ ﷺ کی سخاوت تعلیم وتربیت، جسم وجان کھپانے اور مال ودولت خرچنے جیسی ہر بھلائی پر مشتمل ہوتی تھی۔

{8} رمضان شریف کو نیند، غفلت اور سستی وکاہلی کا مہینہ نہیں بنانا چاہیے؛ بلکہ قوتِ ارادہ کو پختہ کرکے نیک کاموں کی ادائیگی کے لیے اس مہینے کو غنیمت جاننا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ اور جاں نثار اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے کئی اہم غزوات ماہ رمضان میں فتح کی ہیں۔ [انظر: صحیح مسلم ۲۶۶۰-۲۶۶۲]

{9} رمضان شریف کے دوران صفائی وپاکیزگی، مسواک وغیرہ کا خاص اہتمام اور شرعی حدود کے اندر زینت اور خوشبو کا استعمال بھی کرنا بہتر ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝﴾ [البقرة: ۲۲۲] ''یقیناً اللہ تعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''إذا كانَ صومُ أحدِكم فليُصبحْ دهينًا مترجِّلًا'' [البخاري تعليقًا باب ۲۵ اغتسال الصائم] ''روزہ دار کو صبح تیل لگانا اور کنگھی کرنا چاہیے۔'' امام ابن جریر اسلاف کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ''آخری عشرے کی ہر رات غسل کرنے کو پسند کرتے تھے۔''

{10} سورج غروب ہونے پر افطاری میں تاخیر نہیں کرنا چاہیے۔ فرمان مصطفوی ہے: ''لا يزالُ الناسُ بخيرٍ ما عَجَّلُوا الفِطرَ'' [صحيح مسلم ح: ۲۶۰۸] ''لوگ اس وقت تک بھلائی پر قائم رہیں گے، جب تک افطاری جلدی کرتے رہیں۔''

یعنی جب تک اہل اسلام میں روزہ رکھنے کا اہتمام عام ہوگا اور سورج غروب ہونے کے بعد ''احتیاط'' کے نام پر، یا ''کثرتِ ثواب'' کے وہم پر دیر کرنے کا رجحان نہیں ہوگا، اس وقت تک امت اسلامیہ پر نیکی غالب رہے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

{11} افطاری کر کے یہ دعا کریں: "**ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ**" [أبوداؤد ۲۳۵۹ وحسنه الألباني] "پیاس بجھ گئی، رگیں بھیگ گئیں اور اللہ پاک نے چاہا تو اجر بھی حاصل ہو گیا۔"

{12} افطاری سے فارغ ہو کر نماز مغرب اول وقت میں ادا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو ارشاد فرمایا: "**الصلاةُ في أوّلِ وقتِها**" [أبوداؤد ٤٢٦ عن أم فروة ؓ، ابن خزيمة ٣٢٧، ابن حبان ١٤٧٥ عن ابن مسعود ؓ وصححه الألباني، الدارقطني ٩٧١ عن ابن عمر ؓ] "اول وقت میں نماز ادا کرنا۔" لہٰذا حسب ضرورت کھانا نمازِ مغرب کے بعد ہی کھا لینا چاہیے۔

{13} عمرہ کی ادائیگی: فرمانِ نبوی ہے: "**عمــــرةٌ في رمضانَ تعدِلُ حجَّةً**" [البخاري ح:١٧٨٢، مسلم ٢٢٤(١٢٥٦) عن ابن عباس ؓ] "رمضان شریف میں عمرہ حج کرنے کے برابر فضیلت رکھتا ہے۔" ☆

☆ رمضان شریف میں عمرہ کی فضیلت سے متعلق ام معقل انصاریہ ؓ کے واقعے میں عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی فرمانِ نبوی ہے: "**فإنَّ عمرةً في رمضانَ تقضي حجةً معيَ**" [صحيح البخاري ١٨٦٣] "رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کی قضا کرتا ہے۔" یعنی رمضان شریف کا عمرہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ "**عمرةٌ في رمضانَ تعدلُ حجةً معي**" [أبو داؤد ١٩٩٠، ابن خزيمة ٣٠٧٧، سنن البيهقي الكبير ١٢٢٦٩، المستدرك للحاكم ١٧٧٩، معجم الطبراني الكبير ١٢٧٣٨] ابن عباس ؓ کی روایات میں "معيَ" کا لفظ شامل ہونے میں اختلاف ہے۔ صحيح مسلم ٣٠٩٧، الترمذي ٩٣٩، النسائي ٢١١٠، ابن ماجه ٢٩٩٤، أحمد ٢٠٢٥، ٢٨٠٩، ابن حبان ٣٦٩٩، ٣٧٠٠، مسند البزار ٤٧٨٧، ٥١٦٦، النسائي الكبرى ٤٢٠٩، ٤٢٣١، البيهقي الكبرى ٩٠٠٣، المستدرك ١٧٧٩، سنن الدارمي ١٨٥٩ اور معجم الطبراني الكبير ١١٢٤٧ میں یہ اضافہ نہیں ہے۔

دیگر صحابہ کرام ؓ: حضرت علی ؓ: مسند البزار ٦٣٦، عبداللہ بن الزبیر ؓ معجم الطبراني الكبير ٣٧، ام معقل ؓ: أحمد ٢٧٣٢٦-٢٧٣٢٩، ٢٧٣٣٢، ابن خزيمة ٣٠٧٥، النسائي الكبرى ٤٢١٢، ٤٢١٣، المعجم الكبير ١٦٩٤١، سنن الدارمي ١٨٦٠، ابو معقل ؓ: ابن ماجه ٢٩٩٣، وہب بن خنبش ؓ: ابن ماجه ٢٩٩١، مسند أحمد ١٧٦٣٧، ١٧٦٩٧، النسائي الكبرى ٤٢١١، الطبراني الكبير ١٧٨١٣، ١٧٨١٤، ہرم بن خنبش ؓ: ابن ماجه ٢٩٩٢، أحمد ١٧٦٣٥، ١٧٦٣٦، الأحمري ؓ: معجم الصحابة ١٤١ سب میں "**معي**" کا اضافہ نہیں ہے۔

اہل علم سے التماس ہے کہ اس لفظ کی اصولی حیثیت کے بارے میں راقم کی رہنمائی کریں۔ جزاکم اللہ أحسنَ الجزاءِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخری عشرے کے خاص اعمال:

''كانَ يجتهدُ في العشرِ الأواخرِ ما لا يجتهدُ في غيرِهِ'' [مسند أبي عوانة باب ٤٩ وصححه الألباني] ''اللہ کے رسول ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرے میں (عبادتِ الٰہی میں) اتنی محنت فرماتے، جتنی دیگر اوقات میں نہیں کرتے تھے۔''

[1] شبِ قدر کی تلاش: فرمانِ نبوی ہے: ''مَن قامَ ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا غُفِرَ لهُ ما تقدَّمَ مِن ذنبه'' [البخاري ح:١٩٠١] ''جو کوئی شبِ قدر کو ایمانِ کامل اور خالص حصولِ اجر کی خاطر قیام کرے، اس کے پچھلے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔'' ''كانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ إذا دخلَ العشرُ الأواخرُ شدَّ مئزرَهُ وأحيا ليلَهُ وأيقظَ أهلَهُ'' [البخاري ح:٢٠٢٤، مسلم ٢٨٤٤ عن عائشةؓ] ''رمضان کا آخری عشرہ داخل ہونے پر اللہ کے رسول ﷺ کمر ہمت کس لیتے، شب بیداری کرتے اور اہل بیت کو جگا کر رکھتے تھے۔''

[2] اعتکاف: ''كانَ يعتكفُ العشرَ الأواخرَ مِن رمضانَ حتى توفَّاهُ اللّٰهُ'' [مسلم ح:٢٨٤٥] ''رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک رمضان شریف کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے رہے۔''

''اعتکاف'' عبادتِ الٰہی کے لیے بالکل فارغ ہونے کا نام ہے۔ سعادت مند بندہ تمام دنیاوی مصروفیات سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اور اپنے خیالات کو بھی دنیا سے نکال کر آخرت کے دھیان سے بھرنے کی کوشش کرتا ہے۔

[3] رؤیتِ ہلال: ہلال دیکھنے کی کوشش نہ کرنا سنت نبوی و سیرتِ اسلاف کے خلاف ہے۔ محض ریڈیو پر اکتفا کرنا درست طریقہ نہیں۔ اہل نظر خود ہلال دیکھ کر رؤیت ہلال کمیٹی کو اطلاع دینے کی کوشش کریں۔

ماہِ رمضان کے بعد کی خاص عبادات:

{1} فطرانہ: شوال کا مہینہ شروع ہونے سے لے کر صبح نمازِ عید تک فطرانہ ادا کرنے کا وقت ہے۔ ''فرضَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ زكاةَ الفطرِ صاعًا مِن تمرٍ أو صاعا من شعير على العبد والحر والذكر والأنثى والصغير والكبيرِ مِن المسلمينَ وأمرَ بها أن تُؤدّى قبلَ خروجِ الناسِ إلى الصلاةِ'' [البخاري ح:١٥٠٣، مسلم ح:٢٣٢٥، ٢٣٣٠] ''رسول اللہ ﷺ نے ہر غلام و آزاد، مرد و عورت، چھوٹے بڑے مسلمان پر فطرانہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا۔ اور اسے لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔'' ''فرضَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ

© rasailojaraid.com